

اُردو کی ادبی اصناف

(ثانوی اور اعلیٰ ثانوی درجات کے لیے)

© NCERT
not to be republished

اُردو کی ادبی اصناف

(ثانوی اور اعلیٰ ثانوی درجات کے لیے)



4925



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

پہلا ایڈیشن

جولائی 2012 شراون 1394

دسمبر 2018 آگہن 140

مارچ 2019 چیترا 141

PD 2H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ 2012

قیمت : ₹ 00.00

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ چھپا کرنا، یا دوبارہ اشاعت کے ذریعے بازیافت کے سلسلے میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی تریل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے، یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور ورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر منقولہ مستعار یا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور منقذ تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے منظر پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ برقی مہر کے ذریعے یا چھپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور نا قابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلیکیشن ڈپارٹمنٹ کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیپٹس

سری اروندو مارگ

نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسٹلے کیرے ٹیلی

ایسٹیشن ہائیکری III ایج

بنگلور - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون

ڈاک کھر، نوجیون

احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیپٹس

برمنگھم ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہائی

کلکتہ - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کمانڈر

مالی گاؤں

کولہائی - 781021 فون 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلیکیشن ڈویژن : محمد سراج انور

چیف ایڈیٹر : شوبیتا پٹل

چیف پروڈکشن آفیسر : ارون چتکارا

چیف بزنس منیجر : ابیناش گلو

ایڈیٹر : سید پرویز احمد

پروڈکشن اسسٹنٹ : ب

سرورق : شوبیتا راؤ

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سرکاری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،

شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپوا کر پبلیکیشن ڈپارٹمنٹ سے شائع کیا۔

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ—2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکولی زندگی، ان کی باہری زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر کتابی علم کی اُس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں اسکول، گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حاصل رہے ہیں۔ قومی درسیات پر مبنی نئے نصاب اور درسی کتابوں کی تیاری اسی بنیادی مقصد پر عمل آوری کی ایک کوشش کہی جاسکتی ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں مذکور تعلیم کے ’طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔ اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اُن اقدامات پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کے سلسلے میں بچوں کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر نئی معلومات مرتب کر سکتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب، مجوزہ نصابی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اُسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بہ حیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اُسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا جانکار نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے نظام الاوقات (Time - Table) اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ معمولات میں نرمی کی اتنی ہی اہمیت یا ضرورت ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ اور محنت کی، تاکہ تدریس کے لیے دستیاب مدت کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازِ قدر

کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک موثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اُسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور حیرتوں کو جگائے رکھنے، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کو فروغ دینے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی کمیٹی برائے 'اُردو کی ادبی اصناف' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل زبانوں کی مشاورتی کمیٹی برائے زبان کے چیئرمین پروفیسر نامور سنگھ اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر شمیم حنفی کی ممنون ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سبھی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

ڈائریکٹر

نئی دہلی

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

مارچ 2012

اس کتاب کے بارے میں

ہمارے اسکولوں میں ابتدائی سے لے کر ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح تک زبان و ادب کے نصابات کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ ان نصابات کی تشکیل میں طلباء کی عمر اور درجے کا خصوصی طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ طلباء کی نفسیات اور دلچسپیاں بھی مد نظر ہوتی ہیں۔

ابتدائی درجے سے لے کر اعلیٰ درجات تک کے نصابات جن تحریروں پر مشتمل ہوتے ہیں ان کا تعلق کسی نہ کسی ادبی صنف سے ہوتا ہے۔ یوں تو طلباء ہر شعری اور نثری صنف کے بارے میں تھوڑا بہت علم ضرور رکھتے ہیں پھر بھی بہت سی بنیادی باتیں ان پر واضح نہیں ہوتیں۔ ایسی کتاب کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی جس میں ان اصناف کا علم تفصیل کے ساتھ مہیا کیا گیا ہو نیز جسے طلباء کے مختلف درجات کو مد نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہو۔ زیر نظر کتاب کی تیاری میں یہ تمام امور ایک لائحہ عمل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس طرح اس کتاب کی نوعیت حوالہ جاتی ہے۔

ہر صنفِ ادب کی اپنی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں۔ انہیں خصوصیات کی بنا پر ان کی شناخت بھی قائم ہوتی ہے۔ ادب کی بعض اصناف ان کی خارجی ہیئت سے پہچانی جاتی ہیں جیسے غزل اور مثنوی۔ بعض کی پہچان ان کے موضوع سے وابستہ ہے جیسے مرثیہ، واسوخت، شہر آشوب۔ بعض ایسی اصناف بھی ہیں جن کی شناخت میں موضوع اور ہیئت دونوں کا درجہ برابر ہے جیسے قصیدہ۔ یوں تو ہر صنف اپنے بعض مخصوص اجزا سے پہچانی جاتی ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تمام شعری اور نثری اصنافِ ادب میں جزوی سطح پر مماثلت بھی پائی جاتی ہے۔ بعض اصناف ایسی بھی ہیں جو کسی دوسری صنف سے برآمد ہوئی ہیں جیسے غزل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ قصیدے کی تشبیہ سے نکلی ہے۔ شروع میں ان اصناف کی کوئی واضح شکل نہیں تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کی ایک خاص شکل بنتی چلی گئی۔ بعض قدیم اصناف جوں کی توں قائم نہیں رہیں۔ وقت کے ساتھ ان میں تبدیلیاں واقع ہوتی رہیں۔ بعد میں یہی تبدیل شدہ صورت ان کی

شناخت کا حصہ بن گئی۔ موجودہ عہد میں کچھ قدیم اصنافِ ادب اپنی اہمیت کھو چکی ہیں۔ تاریخی، تہذیبی اور سماجی صورتِ حال اور اس کے تقاضوں میں اُن کی معنویت کا جواز پنہاں تھا۔ جیسے ہی صورتِ حال میں تبدیلی واقع ہوئی، ان اصناف کی معنویت بھی ختم ہو گئی۔ اردو ادب کی تاریخ ہی میں ایسی مثالیں نہیں ملتیں دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں مختلف اصنافِ ادب کو عروج و زوال کے ان مراحل سے گزرنا پڑا ہے۔ انگریزی میں رزمیہ (Epic)، سانیٹ (Sonnet)، اوڈ (Ode) اور بیلڈ (Ballad) ہی نہیں غنائی نظم کے طور پر لیرک (Lyric) جیسی صنف بھی تاریخ کا حصہ بن گئی ہے۔ ہندی میں دوہا اور بارہ ماسا ہی نہیں گیت کو بھی زوال کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ اردو میں قصیدہ، مثنوی، مرثیہ اور داستان جیسی اصنافِ قصہ پارینہ بنتی جا رہی ہیں۔ ہندی میں کویتا اور مغرب میں پوئم (Poem) نے دوسری تقریباً تمام اصناف کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔ کویتا اور پوئم کو اردو میں نظم کہتے ہیں۔ اردو میں نظم نے غیر معمولی فروغ پایا ہے لیکن وہ غزل کے فروغ اور مقبولیت کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکی بلکہ ہندی شاعری میں جس دوہے کی صنف کو زوال کا سامنا کرنا پڑا ہے، اردو میں اسے ایک نئی زندگی ملی ہے۔

انیسویں صدی کو اردو نثر کے ارتقا کی صدی کا نام دیا جاسکتا ہے۔ اسی صدی میں اردو داستان کا عروج بھی ہوا اور زوال بھی۔ اردو نثر کے ارتقا کی کہانی فورٹ ولیم کالج، دلی کالج، دلی اردو اخبار اور پھر مکتوباتِ غالب سے ہوتی ہوئی سرسید کی علی گڑھ تحریک تک پہنچتی ہے۔ آخری دہائیوں میں ناول، تمثیل، مضمون، سفرنامہ، سوانح، ڈراما اور تنقید جیسی اصناف سے نہ صرف یہ کہ تعارف ہوا بلکہ یہ پوری طرح قائم بھی ہو گئیں۔ ان اصناف کے اتنی جلد قائم ہونے ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ناول کے بعض اجزا پہلے ہی سے ہماری داستانوں میں موجود تھے۔ تمثیل کی صورتوں سے، ’سب رس‘، خطِ تقدیر، یا مذہبی کتابوں میں پہلے ہی سے سابقہ پڑ چکا تھا۔ دلی کالج کے تراجم، دلی اردو اخبار کے صحافتی نمونے اور مکتوباتِ غالب میں مضمون کا ایک پورا پس منظر موجود تھا۔ مشرق میں سوانح اور سیرت نگاری کی طویل روایت پہلے سے موجود تھی۔ جب اردو میں علمی مسائل و موضوعات کو ادا کرنے کی اہلیت پیدا ہو گئی تو ان تمام اصناف کو قائم ہونے میں دیر نہیں لگی۔ قدیم تذکروں میں تنقیدی اشارات تو موجود تھے لیکن یہ سارا سرمایہ فارسی زبان میں تھا۔ اردو تنقید و تحقیق کے لیے یہ تذکرے کسی نہ کسی صورت میں آج بھی حوالے کا حکم رکھتے ہیں۔ بیسویں صدی میں افسانہ، ڈراما، انشائیہ اور رپورتاژ کے علاوہ کئی دوسری ذیلی اصناف بھی وجود میں آئیں۔ اس کتاب میں بیش تر اصناف کا احاطہ

کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ غالباً اردو میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں زیادہ سے زیادہ نثری اصناف کی ہیئت اور موضوع پر بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کا بنیادی مقصد طلباء اور اساتذہ کو ان اصناف کے فن سے متعارف کرانا ہے جو ہمارے اسکولی نصاب میں شامل ہیں۔ وہ اصناف جو نصاب سے باہر ہیں، ان کی شمولیت کا جواز بس یہ ہے کہ درسی زندگی میں وہ کسی وقت کسی درجے میں بھی حوالے کے کام آسکتی ہیں۔ امید ہے کہ یہ کتاب طلباء اور اساتذہ کے لیے ہمیشہ مددگار ثابت ہوگی۔

© NCERT
not to be republished

گاندھی جی کا طلسم

میں تمہیں ایک طلسم دیتا ہوں۔ جب بھی تم شک و شبہ میں مبتلا ہو جاؤ یا تمہارا نفس تم پر حاوی ہونے لگے تو اس تجربہ کو آزمائو:
جو سب سے غریب اور کمزور آدمی تم نے دیکھا ہو اُس کی شکل یاد کرو اور اپنے آپ سے پوچھو کہ جو قدم اُٹھانے کے بارے میں تم سوچ رہے ہو وہ اُس آدمی کے لیے کتنا مفید ہوگا۔ کیا اس سے اُسے کچھ فائدہ پہنچے گا؟ کیا اس سے وہ اپنی زندگی اور مقدر پر کچھ قابو پا سکے گا؟ دوسرے لفظوں میں کیا اس سے اُن کروڑوں لوگوں کو سوراخ مل سکے گا جن کے پیٹ بھوکے اور رُوحیں بے چین ہیں۔
تب تم دیکھو گے کہ تمہارا شبہ مٹ رہا ہے اور نفس زائل ہو رہا ہے۔

و.ک. مہکا ندی

کمیٹی برائے اُردو کی ادبی اصناف

چیئر مین، مشاورتی کمیٹی برائے زبان

نامور سنگھ، پروفیسر ایمریٹس، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

خصوصی صلاح کار

شیم خن، پروفیسر ایمریٹس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چیف کوآرڈینیٹر

چندرا سدایت، پروفیسر اور ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اراکین

اشرف احمد جعفری، پی جی ٹی اردو، کریہ گورنمنٹ اسکول، کولکاتا

اقبال جاوید، پرنسپل، سندرناتھ ایونگ کالج، کولکاتا

اقبال مسعود، سکریٹری (رٹائرڈ)، اردو اکیڈمی مدھیہ پردیش، بھوپال

آفاق حسین صدیقی، پروفیسر (رٹائرڈ)، شعبہ اردو، مادھو کالج، اُجین، مدھیہ پردیش

ثوبان سعید، ایسوسی ایٹ پروفیسر، خواجہ معین الدین چشتی اردو عربی فارسی یونیورسٹی، لکھنؤ، اتر پردیش

خان شاہد وہاب، لیکچرر، گورنمنٹ بوائز سینئر سکینڈری اسکول، نورنگر، جامعہ نگر، نئی دہلی

خواجہ محمد اکرام الدین، پروفیسر، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

سلیم شہزاد، اردو استاد (رٹائرڈ)، مالگاؤں

شیم احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو اور فارسی، سینٹ اسٹیفنز کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

صغیر اختر، ٹی جی ٹی، اردو، مظہر الاسلام سینٹر سکندری اسکول، فراشناہ، دہلی
 طارق سعید، پروفیسر، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
 ظفر احمد صدیقی، پروفیسر، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
 عتیق اللہ، پروفیسر (ریٹائرڈ)، دہلی یونیورسٹی، دہلی
 فرحت آرا کھٹشاں، صدر، شعبہ اردو، وکٹوریہ کالج، کولکاتا
 فیروز عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈی ڈی ای، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدر آباد، آندھرا پردیش
 قمر الہدیٰ فریدی، پروفیسر، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
 محمد افروز عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج، باندہ، اتر پردیش
 محمد نفیس حسن، لکچرار اردو، گورنمنٹ بوائز مڈل اسکول (اردو میڈیم) اجیری گیٹ، دہلی
 معید الرحمن، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
 مولا بخش، پروفیسر، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
 ناشر نقوی، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی، پٹیالہ
 نصرت جہاں، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سندھ ناتھ یونگ کالج، کولکاتا
 نعیم انیس، صدر، شعبہ اردو، کلکتہ گرلس کالج، کولکاتا
 نور الحق، صدر، شعبہ اردو، بریلی کالج، بریلی، اتر پردیش

ممبر کوآرڈینیٹر

دیوان حنان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 محمد نعمان خاں، (ریٹائرڈ) پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اظہارِ تشکر

اس کتاب کی تیاری میں ڈی ٹی پی آپریٹر ابو ذر نوید اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرس رام کوشک نے پوری دل چسپی سے حصہ لیا ہے۔ کونسل ان سب کی شکر گزار ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں جن ماہرینِ تعلیم نیز اردو اساتذہ نے عملی تعاون سے نوازا، کونسل ان سبھی کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تین ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (پالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیشن 2 کے ذریعہ ”مقتدر عوامی جمہوریہ“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

2۔ آئینی (پالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیشن 2 کے ذریعہ ”قوم کے اتحاد“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

فہرست

v	پیش لفظ
vii	اس کتاب کے بارے میں
1	شعری اصناف
2	1- قصیدہ
6	2- غزل
10	مسلسل غزل
11	قطعہ بند
12	3- مثنوی
15	4- مرثیہ
19	نوحہ
20	سلام
22	شخصی مرثیہ
23	ثلاثی
24	5- نظم
24	پابند نظم
25	طویل نظم

25	معروضہ نظم	•
26	آزاد نظم	•
27	نثری نظم	•
28	ترکیب بند	•
28	ترجیع بند	•
28	مستزاد	•
29	مسمط	•
29	مثلاث	•
29	مرّج	•
29	مُخمس	•
30	مسدّس	•
30	مسیّع	•
30	مُثمن	•
30	متنّع	•
30	معشّر	•
33	رباعی	-6
35	قطعه	-7
36	حمد	-8
37	نعت	-9
39	مَنْقِبَت	-10
40	شہر آشوب	-11
41	واسوخت	-12
42	ریختی	-13
44	گیت	-14

46	15- دوہا
47	16- بارہ ماسا
48	17- چار بیت
49	18- ہائیکو
50	19- ترائیلے
51	20- ماہیا
52	21- سامیٹ
54	22- تضمین
55	23- تشطیر
56	24- پیروڈی
57	25- تاریخ گوئی
59	26- مستزاد

60 نثری اصناف

61	1- داستان
64	• حکایت
65	• تمثیل
66	2- ناول
69	• ناولٹ
70	3- افسانہ
73	• افسانچہ امنی کہانی
74	4- ڈراما
78	• ریڈیو ڈراما
81	• ٹی وی ڈراما
82	• اوپیرا
83	• نلڈ ناٹک

84	5- تنقید
87	6- تحقیق
88	• تبصرہ نگاری
89	• ترجمہ
90	• ادبی تاریخ
92	• مقالہ
93	7- مضمون
95	8- انشائیہ
97	9- خاکہ
99	• طنز و مزاح
101	• مکتوب نگاری
102	10- سفرنامہ
103	11- سوانح نگاری
104	12- خودنوشت / آپ بیتی
105	• یاد نگاری / ڈائری
106	13- رپورتاژ
107	14- صحافت
108	• کالم نویسی
108	• فیچر نگاری
108	• ادارہ نگاری
109	• انٹرویو / مصاحبہ
109	• اشتہار نگاری